٭ مولانا عبدالمجید

حج کے احکام ومسائل

اسلام کے پانچ ارکان (توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج) میں سے آخری اور تکمیلی رکن حج ہے۔، حج کیا ہے؟ ایک معین اور مقررہ وقت پر اللہ کے عشاق کی طرح اس کے دربار میں حاضر ہونا، اور اس کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اداؤں اور طور طریقوں کی نقل کر کے ان کے سلسلے سے اپنی وابستگی اور وفاداری کا ثبوت دینا، اور اپنی استعداد کے بقدر ابراہیمی جذبات اور کیفیات سے حصہ لینا، اور اپنے آپ کو ان کے رنگ میں رنگنا، اس عمل کا نام حج ہے۔ بالفاظ دیگر یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک شان تو یہ ہے کہ وہ ذوالجلال والجبروت ہے، احکم الحاکمین ہے اور شہنشاہ کل ہے، اور ہم اس کے عاجز محتاج بندے مملوک ومحکوم ہیں، اور دوسری شان یہ ہے کہ اس میں وہ تمام صفات کمال وجمال موجود ہیں جس کی وجہ سے انسان کو کسی سے محبت ہوتی ہے۔ اس کی پہلی شان حاکمانہ اور شاہانہ ہے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے حضور میں ادب نیاز کی تصویر بن کر حاضر رہوں۔

اسلام کے دو رکن نماز اور زکوٰۃ میں یہی رنگ غالب ہے، اس کی دوسری شان محبوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ بندوں کا تعلق اس کے ساتھ محبت ودیوانگی کا ہو۔ روزے میں بھی کسی قدر یہ رنگ موجود ہے، کھانا پینا چھوڑ دینا، نفسانی خواہشات سے منہ موڑ لینا، عشق ومحبت کی منزل ہے، مگر حج تو اس کی پوری تصویر ہے، سلے ہوئے کپڑے کی بجائے ایک کفن نما لباس پہن لینا، ننگے سر رہنا، حجامت نہ بنوانا، ناخن نہ کاٹنا، بالوں میں کنگھا نہ کرنا، تیل نہ لگانا، خوشبو استعمال نہ کرنا، میل کچیل سے صفائی نہ کرنا، چیخ چیخ کر لبیک کہنا بیت اللہ کے گرد چکر لگانا، اس کے ایک گوشے میں لگے ہوئے سیاہ پتھر (حجر اسود) کو چومنا، اس کے در ودیوار سے لپٹنا، آہ وزاری کرنا، پھر جمرات پر بار بار کنکریاں مارنا، یہ سارے اعمال وہی ہیں جو محبت کے دیوانوں سے سرزد ہوتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام گویا اس رسم عاشقی کے بانی ہیں، اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادائیں اتنی پسند آئیں کہ اپنے دربار کی خاص الخاص حاضری حج وعمرہ کے ارکان ومناسک، ان کو قرار دے دیا، ان سب کے مجموعہ کا نام حج ہے۔

حج کی شرائط

۱۔ حج کے لیے مسلمان ہونا، ۲۔ عاقل وبالغ ہونا (کیونکہ بچے اور پاگل پر حج فرض نہیں)، ۳۔ آزاد ہونا (غلام پر حج فرض نہیں) ۴۔ زادراہ ہونا (یعنی حج کے تمام اخراجات کے لیے رقم ہونا، اس میں آمدورفت، کھانا پینا، سواری کا کرایہ،

مکان کا کرایہ، وغیرہ) آج کل کے حساب سے حکومت جو رقم درخواست کے وقت مانگتی ہے اس میں یہ سب کچھ داخل ہے۔ مرد کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ جن کی کفالت اس کے ذمہ ہے، ان کے لیے بھی مدت کا خرچ ضروری ہے، یہ شرط عورت کے لیے نہیں ہے۔

حج کا وقت ہونا

ایام حج ۸ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک ہیں، ان سے پہلے حج نہیں ہوتا اگرچہ مکہ سے باہر کے رہنے والوں کی تیاری شوال سے شروع ہو جاتی ہے، مگر حج ۸ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک ہی محدود ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ حج پر جانے والے کے لیے تندرست ہونا، قید نہ ہونا، راستہ کا پُر امن ہونا بھی لازمی شرط ہے۔ یہ شرائط مرد و عورت سب کے لیے برابر ہیں۔

عورتوں کے لیے دو چیزیں اور بھی لازمی ہیں۔ ایک محرم کا ہونا ضروری ہے، بغیر محرم کے عورت کا حج پر جانا منع ہے، اگر بغیر محرم کے جائے گی تو حج کا فرض تو ادا ہو جائے گا، لیکن گناہ کبیرہ بھی ہوگا۔ محرم اسے کہتے ہیں جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو۔ دوسری چیز عورت کے لیے جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ عورت عدت میں نہ ہو، عدت چاہے وفات کی ہو یا طلاق کی۔

حج کی تین اقسام ہیں

ا۔ حجِ افراد

یعنی شروع ہی سے حج کی نیت سے احرام باندھ لیا۔ اب جب تک ختم حج نہ ہوگا احرام رہے گا۔ حج کی یہ قسم ثواب میں کم ہے اور مشکل بھی ہے۔ حج افراد میں قربانی واجب نہیں ہے۔

۲۔ حجِ قران

یعنی ایک ہی احرام عمرہ اور حج دونوں کی نیت کر کے احرام باندھا جائے، حج قِران میں بھی جب تک حج ختم نہیں ہوگا احرام بندھا رہے گا۔ حج کی یہ قسم بھی مشکل ہے، لیکن ثواب میں سب سے زیادہ ہے، آخری تاریخوں میں جانے والوں کے لیے اچھا موقع ہوتا ہے، مگر اس کے مسائل سے واقفیت بہت زیادہ ضروری ہے، ورنہ مشکلات پیش آئیں گی۔ حج قِران میں قربانی واجب ہے۔

۳۔حج تمتع

یعنی اپنے گھر سے عمرہ کا احرام باندھا جائے' عمرہ کر کے احرام ختم کر دیا جائے پھر احرام ختم کر کے ۸ ذی الحجہ کو دوبارہ حج کے لیے احرام باندھا جائے اور اس احرام سے حج ادا کیا جائے' حج تمتع آسان ہے اور ثواب بھی زیادہ ہے' حج تمتع میں قربانی واجب ہے۔ ہمارے ملک سے جانے والے اکثر و بیشتر حضرات حج تمتع کرتے ہیں' اسی کا حال مفصل لکھا جائے گا۔

حج کے فرائض

حج کے تین فرض ہیں۔ ان تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا اور ہر فرض کو اس کے مخصوص وقت اور مکان میں ادا کرنا ضروری ہے' ان تینوں میں سے کوئی فرض چھوٹ جائے تو حج ادا نہیں ہوگا اور اس کی تلافی دم سے بھی نہیں ہو سکے گی

اول: احرام

یعنی حج کی دل سے نیت کر کے تلبیہ (لبیک پڑھنا) کہنا۔

دوم: وقوف عرفات

یعنی ۹ ذی الحجہ کی زوال آفتاب کے بعد ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک کسی بھی وقت عرفات کے میدان میں ٹھہرنا' اگرچہ ایک لمحہ کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔

سوم: طواف زیارت

جو ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ کی عصر تک کر لینا چاہیے۔

واجبات حج

حج کے واجبات چھے ہیں۔ یہ بنیادی واجبات ہیں اگرچہ دوسرے بھی کچھ واجبات ہیں لیکن سب ایک دوسرے میں ضم ہو جاتے ہیں' اس لیے بنیادی واجبات چھ ہیں ۱۔وقوف مزدلفہ ۲۔صفا مروہ کی سعی کرنا ۳۔رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا ۴۔قارن اور متمتع کا قربانی کرنا ۵۔سر کے بال کاٹنا (حلق یا قصر) ۶۔آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والوں کا طواف وداع کرنا۔

جب حج کی سب شرائط پوری ہو جائیں اور درخواست منظور ہو جائے تو چند باتوں کا خیال رکھیں۔ اول نیت

خالص اللہ کے لیے ہو' دکھاوے' ریاکاری کے لیے نہ ہو' حج کے لیے جانے سے پہلے دو رکعت نفل بغرض توبہ پڑھیں اور پچھلی زندگی کو سامنے رکھ کر تمام گناہوں سے توبہ کریں' آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کریں' جب گھر سے سفر پر روانہ ہوں تو دو رکعت نفل پڑھ کر گھر سے روانہ ہوں کیونکہ حضور ﷺ کا سفر میں یہی عمل تھا۔

۸ سے ۱۲ ذی الحجہ کے احکام

اب ۸ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ جو کہ پانچ دن حج کے ہیں' ان کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔ جو حضرات پہلے سے احرام میں ہیں' خواہ حج افراد کی وجہ سے' خواہ قران کی وجہ سے ان کو نئے احرام کی ضرورت نہیں ہے' صرف وہ حضرات جنہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا' وہ دوبارہ ۸ ذی الحجہ کو حج کے لیے احرام باندھیں۔

منیٰ جانے سے پہلے سعی کا حکم

حج کی سعی ہر حاجی پر لازم ہے' خواہ حج افراد ہو' خواہ قران ہو یا تمتع اور یہ سعی طواف زیارت کے ساتھ ہونا افضل ہے۔ البتہ ضعیف' کمزور اور مستورات منیٰ جانے سے پہلے یہ سعی کر لیں تو بھی جائز ہے' اس کے لیے احرام حرم شریف میں باندھ کر نفلی طواف کر کے پھر صفا مروہ کی سعی کر لی جائے' اب طواف زیارت کے ساتھ سعی کرنے کی ضرورت نہ رہے گی' اس طواف میں رمل اور اضطباع بھی کیا جائے گا۔

منیٰ روانگی

اب ۸ ذی الحجہ کو منیٰ چلے جائیں' منیٰ میں پانچ نمازیں (۸ ذی الحجہ کی ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور ۹ ذی الحجہ کی فجر) پڑھنا سنت ہے۔ منیٰ میں اور کوئی کام نہیں ہے۔

۹ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک تکبیرات تشریق بھی شروع ہو جاتی ہیں' فجر کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہیں اور تلبیہ پڑھیں۔

وقوف عرفات

۹ ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد عرفات چلے جائیں اور زوال کے بعد وقوف عرفات کریں۔ یعنی عرفات میں قیام کریں' وقوف کھڑے ہو کر کرنا افضل ہے' بیٹھ کر بھی کر سکتے ہیں' ظہر کی نماز اپنے خیمہ میں پڑھیں اور عصر کی نماز اپنے وقت میں خیمہ میں پڑھیں (مشورہ یہ ہے کہ مسجد نمرہ نہ جائیں اس پر بہت سی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں) غروب آفتاب تک وقوف کریں' اثنائے وقوف' ایک سو مرتبہ چوتھا کلمہ' ایک سو مرتبہ نماز والا درود شریف' ایک سو مرتبہ قل ہو اللہ احد پوری سورۃ اور تیسرا کلمہ ایک سو مرتبہ پڑھیں' استغفار سو مرتبہ۔ درود شریف اور ذکر اللہ میں اپنا وقت لگائیں۔ فضول اور بیکار باتوں میں

مشغول نہ ہوں' یہ وقت ذکر اللہ کا ہے اور بڑا قیمتی وقت ہے اس وقت اپنے رب کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے لیے' گھر والوں، عزیز وا قارب، اپنے وطن اور راقم کے لیے بھی دعائے خیر کریں۔ یہ وقت خلاصہ اور نچوڑ ہے پورے حج کا۔ آج اسی کام کے لیے آئے ہیں پھر نہ معلوم یہ وقت نصیب ہوگا یا نہیں' جو کچھ کہنا ہے کہہ لیں' یہ دربار عام ہے کھلی کچہری ہے' کوئی روک ٹوک نہیں جی بھر کر رو لیں' آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر دیں کہ آج کا یہی سرمایہ خدا کے حضور پیش کرنے کا ہے۔ یہ حقیر سا نذرانہ پیش کر کے مغفرت کا قیمتی پروانہ لے لیں' مغرب تک اسی میں کھو جائیں۔

وقوف مزدلفہ

۹ ذی الحجہ کو جب مغرب کا وقت ہو جائے تو اب مزدلفہ جانا ہے' مزدلفہ جس وقت پہنچ جائیں' مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ملا کر پڑھیں' پہلے مغرب کی جماعت کرلیں پھر فوراً عشاء کی نماز باجماعت پڑھیں' مزدلفہ میں یہی طریقہ سنت ہے۔ مزدلفہ میں رات گزارنی ہے' یہاں وقوف کا وقت صبح صادق سے طلوع شمس تک ہے' اس سے پہلے نہیں' مزدلفہ کی رات بڑی قیمتی رات ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ مزدلفہ کی رات لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے' اس رات خدا کو راضی کرنے کا سامان کرنا چاہیے۔ یعنی رات جاگ کر' توبہ واستغفار اور عبادت کر کے یہ رات گزارنی چاہیے۔ کنکریاں ۴۹ یا ۷۰ یہیں سے چن لیں' تھوڑا بہت آرام بھی کرلیں۔

واپسی منیٰ

آج دس ذی الحجہ ہے' مزدلفہ میں رات گزار کر صبح منیٰ واپس آ گئے ہیں' منیٰ پہنچنے کے بعد پہلا کام بڑے شیطان کو (جو کہ مکہ کی طرف واقع ہے) سات کنکریاں مارنی ہیں بس ایک شیطان کو' اس کے بعد قربانی ہے' قربانی کے بعد سر منڈا لیں۔ یاد رہے یہ ترتیب اسی طرح واجب ہے۔ پہلے کنکریاں مارنا' پھر قربانی کرنا' اس کے بعد سر منڈانا' اس میں کوئی چیز آگے پیچھے کر دی تو دم واجب ہو جائے گا سر منڈانے کے بعد احرام ختم ہوا' احرام کی ہر پابندی ختم ہوگئی لیکن بیوی کے پاس جانا ابھی منع ہے۔ طواف زیارت کے بعد جا سکتے ہیں۔ اگر ہو سکے تو آج ہی طواف زیارت کر لیں' ورنہ ۱۱۔۱۲ ذی الحجہ کی عصر تک کر لیں۔ حج کی سعی منیٰ جانے سے پہلے کر لی تھی۔ اب صرف طواف زیارت کر لیں۔ طواف زیارت سے فارغ ہو کر منیٰ واپس آ کر رات گزاریں کیونکہ منیٰ سے باہر رات گزارنا مکروہ ہے۔

۱۱ ذی الحجہ کا دن

آج کوئی کام نہیں ہے صرف تین شیطانوں کو (جن کو جمرات کہا جاتا ہے) کنکریاں مارنی ہیں۔ آج ترتیب اس طرح ہوگی کہ مسجد خیف کی طرف جو جمرہ ہے وہاں سے شروع ہوں گے پہلے اس کو' پھر درمیان والے شیطان کو اور پھر آخر

میں بڑے شیطان کو سات کنکریاں ماری جائیں گی، کنکر مارتے وقت پڑھیں "بسم اللہ اللہ اکبر رجما للشیطان رضی للرحمن "یعنی خدا کو راضی کرنے کے لیے شیطان کو رجم کرتا ہوں۔ پہلے اور درمیان والے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا مانگیں، بڑے اور آخر والے کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا نہ مانگیں۔

۱۱ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے کا وقت زوال کے بعد سے غروب شمس تک ہے۔ غروب شمس سے طلوع صبح تک مکروہ ہے، مگر کمزور بوڑھوں، عورتوں کو بعد مغرب بلا کراہت جائز ہے بلکہ ایسے حضرات کو بعد مغرب ہی مارنا چاہیے تاکہ رش سے بچ جائیں۔ زوال سے پہلے کنکریاں مارنی ہیں، ترتیب بھی وہی ہوگی جو کل تھی، پہلے چھوٹے، پھر درمیان والے کو پھر بڑے کو پہلے دو جمرات کے پاس دعا مانگے، آخر والے کے پاس نہ مانگے، کنکریاں چنے کے برابر ہوں بہت بڑی نہ ہوں کنکریاں دھو کر مارنا مستحب ہے۔

اب ۱۲ ذی الحجہ کو سب کام ختم ہو گیا جی چاہے تو ۱۳ کو بھی کنکریاں مار لیں، ورنہ آج کام ختم ہو گیا آپ حضرات کو حج مبارک ہو، بڑی نعمت حاصل ہو گئی ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کریں، اب مکہ واپس آ جائیں، جب تک وطن واپسی نہ ہو، خوب طواف کریں باجماعت نماز پڑھیں، واپسی میں دیر ہو تو عمرے بھی کر لیں۔

طواف وداع

جب وطن واپسی ہو تو ایک طواف حسب دستور کریں اور خوب جی بھر کر دعا کریں "یا اللہ! یہ آخری موقع نہ ہو۔ پھر بھی اپنے گھر بلائیں، بار بار بلائیں"۔ روتے دھوتے رنج و غم میں ڈوبے ہوئے حسرت کے ساتھ بیت اللہ سے رخصت ہوں۔

جدہ پہنچ کر اپنی پرواز سے اپنی منزل پر پہنچ جائیں، حج کے اثرات کو زیادہ دیر تک رکھنے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ حج مبرور عطا فرمائے۔ دوران حج مقامات مقبول میں دوستوں کو اور راقم الحروف کو بھی یاد رکھیں۔

چند ضروری ہدایات

حج کا سفر ہار جیت کا سفر ہے، اس لیے اس کو جیت کر آنا چاہیے، ہار کر نہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ پورے حج میں بیداری اور فضولیات میں وقت ضائع نہ کریں۔ شاید پھر یہ موقعہ نہ مل سکے۔ اس لیے جتنی کمائی ہوسکتی ہے کما لینی ہے۔ یہاں تو اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو اس کے ظرف سے زیادہ اپنی شان کے مطابق دیتا ہے مگر لینے والے کو بھی اپنی جھولی وقت تیار کر رکھنی چاہیے۔ اس لیے اپنے پروگرام میں نوافل، تہجد، اشراق، چاشت، اوابین، کثرت طواف و تلاوت اور اللہ کا دیدار لازمی قرار دے لیں۔

دوران قیام مکہ، کم از کم ایک قرآن پاک ضرور ختم کریں۔ زیادہ جتنا ہوسکے، اس کی کوئی حد نہیں۔ قضا نمازیں

بھی حرم میں شروع کر دیں۔ ایک تو حرم کی وجہ سے ثواب لاکھ کا ہوگا۔ دوسرے قضاء پڑھنے کی عادت ہو جائے گی۔ پھر باقی نمازیں اپنے وطن میں قضاء کر لیں۔

اوّل ہر روز' ورنہ کم از کم ایک دفعہ صلوٰۃ التسبیح پڑھیں۔ یہی عمل مدینہ میں بھی کریں۔ مآثر کی زیارت ضرور کریں۔ اس سے بھی ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ اپنی ضروریات زندگی خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس میں محو ہو جانا غلط ہے۔ نماز با جماعت کا خاص خیال رکھیں۔ تمام غلط اور بری عادتوں کو ترک کرنے کی کوشش شروع کر دیں۔ مکہ ، مدینہ دونوں مقدس مقام ہیں' ان کا احترام اور عظمت لازمی ہے۔ کوئی ناگوار بات نظر آئے تو خاموش ہو جائیں۔ مکہ ، مدینہ کے رہنے والوں کو برا بھلا نہ کہیں۔ یہ درباری لوگ ہیں، ہم سے ہر طرح اچھے ہیں کہ جوار بیت اللہ اور جوار رسول ﷺ میں رہتے ہیں۔

ایک ضروری قاعدہ یاد رکھیں! جو حضرات حج سے پہلے گئے تھے' جب وہ واپس مکہ حج کے لیے آئیں اور اسی طرح وہ حضرات جو درمیان تاریخوں میں مکہ پہنچے ہیں' دونوں کے لیے یہی قاعدہ ہے۔ اگر منیٰ جانے میں پندرہ دن یا زیادہ باقی ہیں تو یہ حضرات مقیم ہوں گے۔ مکہ میں بھی اور منیٰ و عرفات میں بھی اور اگر منیٰ جانے میں پندرہ دن سے کم ہیں مثلاً ۱۲، ۱۳، ۱۴ دن تو یہ حضرات مسافر ہوں گے۔ مکہ میں بھی، منیٰ اور عرفات میں بھی اس قاعدہ کو یاد رکھنے سے بہت ساری مشکلات حل ہو جائیں گی۔ یہ جھگڑا منیٰ، عرفات میں پیش آتا ہے کہ ہم مقیم ہیں یا مسافر۔

دوسری بات یہ ہے کہ بعض حضرات بلکہ عورتیں اپنے عزیز کو کہہ دیتی ہیں کہ ہم تھک گئے ہیں ہماری کنکریاں تم مار دینا' اس طرح کنکریاں شمار نہیں ہوں گی اور دم واجب ہوگا۔ لہٰذا معمولی تھکن کی وجہ سے ایسا نہ کریں' بلکہ اپنی اپنی کنکریاں خود مارنی چاہئیں۔ شریعت نے اس کو عذر شمار نہیں کیا۔ حج سے فارغ ہو کر وطن واپس آنے پر حج کی لاج رکھیں۔ تمام برے اعمال سے گریز کریں اور حج میں اللہ تعالیٰ نے جو انعامات بطور انوار و برکات عطا فرمائے ہیں' ضائع نہ کریں۔ بلکہ اعمال صالحہ سے ان کی آبیاری کریں۔

==

سلیم الیکٹرونکس

ڈاؤلینس ریفریجریٹر کے بااختیار ڈیلر

حسین آگاہی روڈ۔ملتان فون:061-512338